## سوال

(60) بینک میں رقم رکھنا اور بینک کی نوکری

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے پاس کچھ رقم ہے جسے میں نے بطور امانت بینک میں رکھا ہے اور بینک کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں یہ رقم بطور امانت رکھ سکوں ۔ کیا میرا یہ عمل درست ہے ؟ میری کتاب وسنت کی روشنی میں رہنمائی کریں ۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ میرا ایک عزیز بینک میں کلرک ہے ۔ اس کی یہ نوکری درست ہے کہ نہیں ۔ " (جنید سرگودھا)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بینک میں رقم کو بطور امانت رکھنا درست نہیں خواہ آپ اس پر سود نہ لیتے ہوں کیونکہ بینک اس رقم کو سودی امور پر استعمال کرتا ہے اور یہ گناہ پر تعاون کرنا ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ﴿٢﴾... سورة المائدة

" نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ "

اگر کوئی شخص بینک کے علاوہ کوئی اور جگہ امانت رکھنے کے لیے نہ پائے تو اس مجبوری کی بنا پر اتنی دیر تک بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ میں اپنی رقم رکھ لے جب تک اس کا صحیح انتظام نہیں ہو جاتا ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ ﴿١١٩﴾... سورة الانعام

" اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے اوپر حرام قرار دیا ہے اس کی تفصیل تمہارے لیے بیان کر دی گئی ہے الا یہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہو جاؤ ۔ "

اور جب اس کے لیے آپ کو کوئی صحیح جگہ مل جائے تو آپ اپنی رقم بینک سے نکلوا لیں اور اس کو صحیح مقام پر منتقل کر دیں تاکہ گناہ پر تعاون سے بچ جائیں ۔

آپ کے سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ بینک کی ملازمت کرنا حرام ہے ۔ اس کے بارے میں ایک حدیث صحیح درج کرتا ہوں ۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ :

"عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: (لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ)، وَقَالَ: (هُمْ سَوَاءٌ)"

(مسلم (1598) شرح السنة 8/54)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اور اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سود لکھنے والا بھی لعنت کا مرتکب اور سود کھانے کھلانے والے کے ساتھ گناہ میں برابر ہے۔ اس لیے بینک کی نوکری کرنا کلرک و منیجر بننا حرام ہے اور سود خور کے ساتھ مل کر جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرتا ہے وہ برابر کے گناہ میں شریک ہے لہٰذا یہ سروس ترک کر کے کوئی جائز و حلال سروس اختیار کرنی چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

**جلد 2۔ کتاب البیوع۔ صفحہ نمبر 488**

محدث فتویٰ